_____ مولانا البشیر احمد الحسینی

کیتھولک اور پروٹسٹنٹ تراجم کی حقیقت

عیسائیوں کی الہامی کتابوں کے مجموعہ کا نام "بائبل" ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ اوّل عہد قدیم جو بائبل کی پہلی کتاب "پیدائش" سے شروع اور کتاب "ملاکی" پر ختم ہوتا ہے۔ یہودی اور عیسائی دونوں ہی اس حصہ کو الہامی تسلیم کرتے ہیں۔ یہ عہد نامہ عبرانی زبان میں موجود ہے اور اسے "عبرانی بائبل" کہا جاتا ہے۔ عربی، فارسی، اردو، انگریزی اور دیگر زبانوں میں جتنے بھی عہد قدیم کے تراجم موجود ہیں وہ بیشتر عبرانی بائبل سے کیے گئے ہیں۔

حصہ دوم عہد جدید ہے جس کا آغاز انجیل متی سے اور اختتام "یوحنا عارف کے مکاشفہ" پر ہوتا ہے۔ یہودی اس کو الہامی نہیں مانتے۔ بلکہ صرف عیسائی ہی اسے الہامی تسلیم کرتے ہیں۔ یہ عہد نامہ یونانی زبان میں موجود ہے، عربی، فارسی، اردو، انگریزی اور دوسری زبانوں میں جتنے بھی اس کے ترجمے ہوئے ہیں سب کے سب یونانی زبان سے کیے گئے ہیں مسیحی دنیا میں دو فرقے مشہور و معروف ہیں۔

۱: "رومن کیتھولک" یہ فرقہ سب سے قدیم ہے۔

۲: "پروٹسٹنٹ" اس فرقہ کی بنیاد لوتھر نے ۱۵۱۷ء میں رکھی۔

ان دونوں فرقوں کی بائبلوں میں الہامی کتابوں کے بارے میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ اول الذکر فرقہ کی بائبل میں مندرجہ ذیل سات کتابیں زائد پائی جاتی ہیں۔

طوبیاہ ۱ - یہودیت ۲، حکمت ۳ - یشوع بن سیراخ ۴، _____ باروک ۵، مکابین اوّل ۶ اور مکابین دوم ۷۔

رومن کیتھولک ان کتابوں کو معتبر، مستند اور الہامی مانتے ہیں جب کہ پروٹسٹنٹ ان کتابوں کو غیر معتبر، غیر مستند اور غیر الہامی سمجھتے ہیں۔ اسی لیے اس فرقہ کی بائبل میں یہ کتابیں موجود نہیں ہیں۔ علاوہ ازیں ان دونوں فرقوں کی بائبلوں میں جنہیں عبرانی سے اردو کا جامہ پہنایا گیا ہے۔ زبردست گڑبڑ اور اغلاط کے انبار پائے جاتے ہیں۔ اس مضمون میں ہم چند

اغلاط کا جائزہ لیں گے۔

① رومن کیتھولک اردو بائبل ۱۹۵۸ء میں اخزیاہ بادشاہ کے متعلق یوں مرقوم ہے
"جس وقت اخزیاہ بادشاہ ہوا۔ وہ بائیس برس کی عمر کا تھا اور اُس نے یروشلم میں ایک برس بادشاہی کی، اُس کی ماں کا نام عتلیاہ تھا۔ جو عمری کی بیٹی تھی (۲۔ اخبار ۲۲: ۲)

اس مقام سے اخزیاہ بادشاہ کی عمر تخت نشینی کے وقت بائیس سال ظاہر ہوتی ہے لیکن اسی بادشاہ کی بابت پروٹسٹنٹ بائبل میں یوں لکھا ہے۔

"اخزیاہ بیالیس برس کا تھا جب وہ سلطنت کرنے لگا اور اس نے یروشلم میں ایک برس سلطنت کی۔ اُس کی ماں کا نام عتلیاہ تھا جو عمری کی بیٹی تھی"
(۲۔ تواریخ ۲۲: ۲)

ان دونوں تراجم کے ملاحظہ کرنے سے یہ بات بخوبی ذہن میں آتی ہے کہ ایک ترجمہ ضرور غلط ہے اور یہ غلط ترجمہ پروٹسٹنٹ کا ہے۔ یعنی اخزیاہ کی عمر تخت نشینی کے وقت بیالیس۴۲ سال ہرگز نہ تھی بلکہ صرف بائیس برس تھی۔ چنانچہ یہی واقعہ

سلاطین دوم ۸: ۲۶ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

"اخزیاہ بائیس برس کا تھا جب وہ سلطنت کرنے لگا اور اس نے یروشلم میں ایک برس سلطنت کی۔ اُس کی ماں کا نام عتلیاہ تھا جو شاہِ اسرائیل عُمری کی بیٹی تھی"

نیز لکھا ہے:

"یہورام جب سلطنت کرنے لگا تو بتیس برس کا تھا اور اُس نے آٹھ برس یروشلم میں سلطنت کی" (۲۔ تواریخ ۲۱: ۵)

اس حوالہ سے یہ حقیقت خوب کھل کر منظر عام پر آتی ہے کہ اخزیاہ کا باپ یہورام چالیس سال کی عمر میں فوت ہوا۔ اور اسی کتاب (۲۲: ۲) سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہورام کا بیٹا اخزیاہ جب بادشاہ بنا تو اس کی عمر بیالیس سال تھی۔ لیکن اس طرح ۲۔ تواریخ ۲۱: ۵، اور ۲۲: ۲ کی روشنی میں یہ لازم آئے گا کہ اخزیاہ بادشاہ بننے کے وقت اپنے حقیقی باپ یہورام سے عمر میں دو سال بڑا تھا۔ بہرحال یہ حقیقت خوب اُجاگر اور منور ہوگئی کہ اخزیاہ کی

عمر تخت نشینی کے وقت بائیس ۲۲ برس تھی۔ لہٰذا تواریخ دوم ۲۲ : ۲ میں جو بیالیس سال کی عمر درج ہے وہ یقیناً غلط ہے۔

(۲) حضرت موسٰی علیہ السلام نے لاویوں کو تورات کی بابت جو حکم دیا تھا وہ رومن کیتھولک بائبل میں یوں ہے۔

"کہ اس شریعت کی کتاب کو لو۔ اور خداوند اپنے خدا کے عہد کے صندوق میں ایک طرف اُسے رکھو۔ کہ یہ وہاں پر تمہارے خلاف گواہ ہو" تثنیہ شرع ۳۱ : ۲۶)

یہ حکم پروٹسٹنٹ بائبل میں اس طرح ہے۔

"اس شریعت کی کتاب کو لے کے خداوند اپنے خدا کے عہد کے صندوق کے پاس رکھ دو تاکہ وہ تیرے برخلاف گواہ رہے" (استثناء ۳۱ : ۲۶)

رومن کیتھولک بائبل سے بہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت موسٰی علیہ السلام نے لاویوں کو یہ حکم فرمایا تھا کہ تورات کو صندوق "میں" رکھو۔ مگر پروٹسٹنٹ بائبل سے اس بات کا سراغ ملتا ہے کہ تورات کو صندوق کے پاس رکھنے کا حکم دیا تھا۔ ان دونوں مقامات کے احکامات میں زمین و آسمان کا فرق ہے یہ فرق اس امر کی بیّن دلیل اور واضح ثبوت ہے کہ دونوں مقامات میں سے ایک مقام یقیناً غلط ہے اور یہ غلطی بھی پروٹسٹنٹ بائبل کی ہے۔ اور اسی بائبل کے دیگر مقامات اس کی اس غلطی کو ظاہر کرتے ہیں۔

چنانچہ لکھا ہے :۔

" اور تو اُس شہادت نامہ کو جو میں تجھے دوں گا اُسی صندوق میں رکھنا"

(خروج ۲۵ : ۱۶)

" اور تو اُس سرپوش کو اُس صندوق کے اوپر لگانا اور وہ عہد نامہ جو میں تجھے دوں گا اُسے اُس صندوق کے اندر رکھنا" (خروج ۲۵ : ۲۱)

(۳) سلیمان علیہ السلام کو شمعدان بنانے کا حکم کیتھولک بائبل میں یوں منقول ہے

" اور تو ایک شمعدان خالص سونے کا بنا۔ گھڑ کر تو اُسے بنا۔ وہ اور اُس کا تنہ اور اُس کی شاخیں اور اُس کے پیالے اور کلیاں اور پھول سب ایک ٹکڑے کے ہوں۔

(خروج ۲۵ : ۳۱)

یہی حکم پروٹسٹنٹ بائبل میں یوں مرقوم ہے :۔

"اور تُو خالص سونے کا ایک شمعدان بنانا۔ وہ شمعدان اور اُس کا پایہ اور ڈنڈی سب
گھڑ کر بنائے جائیں اور اُس کی پیالیاں اور لٹو اور اس کے پھول سب ایک ہی ٹکڑے
کے بنے ہوں" (خروج ۲۵: ۳۱)

مندرجہ بالا دونوں مقامات سے اس امر کا برملا اظہار ہوتا ہے کہ اس جگہ ایک ترجمہ غلط ہے کیونکہ کیتھولک ترجمہ میں "کلیاں" اور پروٹسٹنٹ ترجمہ میں "لٹو" ہے۔ مسیحی علماء اس جگہ صحیح ترجمہ کرنے سے قاصر و عاجز رہے۔

۴: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے الفاظ کیتھولک بائبل میں یوں مرقوم ہیں:

"اور مریبہ قادیش میں آیا" (تثنیہ شرع ۳۳: ۲)

اس مقام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ "مریبہ قادیش" جگہ کا نام ہے جیسا کہ اسی بائبل کے مندرجہ ذیل الفاظ سے عیاں ہے۔

"کیونکہ تم دونوں نے بنی اسرائیل کے درمیان صین کے بیابان میں مریبہ قادیش کے پانی پر میرے خلاف قصور کیا۔ اور بنی اسرائیل کے درمیان میری تقدیس نہ کی" (تثنیہ شرع ۳۲: ۵۱)

مندرجہ بالا مقام سے یہ حقیقت منظر عام پر آگئی کہ "مریبہ قادیش" ایک "جگہ کا نام" ہے
حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کے الفاظ پروٹسٹنٹ بائبل میں اس طرح ہیں:-

"اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا" (استثناء ۳۳: ۲)

ان الفاظ سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اس جگہ تعداد کا ذکر ہے۔
نتیجہ یہ کہ ان دونوں تراجم میں زبردست تضاد ہے۔ اور یہ امر اس بات کا ببانگ دہل اعلان کرتا ہے کہ ان میں سے ایک ترجمہ ضرور غلط ہے حق بات یہ ہے کہ دونوں تراجم ہی غلط ہیں۔ ۱۸۷۰ء کے مرزا پور کے ترجمہ کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

"دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا" (استثناء ۳۳: ۲)

اور یہ ترجمہ بالکل صحیح و درست ہے۔ اس ترجمہ کی صحت کی قوی دلیل اور ٹھوس ثبوت یہ ہے کہ ۱۹۸۲ء میں جو انگریزی بائبل شائع کی گئی ہے۔ وہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک نہایت مستند اور بہت معتبر سمجھی جاتی ہے اسے پروٹسٹنٹ کلیساؤں کے ننانوے ۹۹ علماء نے عبرانی بائبل سے ترجمہ کیا ہے۔ اس بائبل کا نام "گڈ نیوز بائبل فار ٹوڈے" ہے اس کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

Ten Thousand یعنی دس ہزار ۱۰۰۰۰

اور حاشیہ میں لکھا ہے کہ: "عبرانی متن غیر واضح ہے"

یعنی اس مقام پر عبرانی متن صاف نہیں بلکہ دھندلا ہے ان ننانوے

پروٹسٹنٹ مسیحی علماء کے نزدیک متفقہ طور پر صحیح لفظ "دس ہزار" ہے کہ "استثنا ۲:۳۳"

میں صحیح لفظ "دس ہزار" ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر دونوں فرقوں کے تراجم بالکل

غلط اور صداقت سے دور ہیں۔

⑤: مکہ معظمہ کی بابت کیتھولک بائبل کے الفاظ یہ ہیں:۔

"وہ خشک وادی میں سے گزرتے ہوئے اُسے چشمہ بنا دیتے ہیں" (مزمور ۸۳ (۸۴)

آیت ۷)

پروٹسٹنٹ بائبل میں یہ مقام اس طرح ہے:۔

"وہ وادیٔ بکا سے گزر کر اُسے چشموں کی جگہ بنا لیتے ہیں" (زبور ۸۴:۶) گڈ نیوز بائبل

فارٹوڈے میں VALLEY OF BACA لکھا ہے یعنی "بکا کی وادی"

عبرانی بائبل کا لفظ یہ ہے

"הבכא" (زبور ۸۴:۷)

ھا ، ب ، ک ، الف یعنی "ہا بکا"

عبرانی بائبل کی "ھا" نے اس حقیقت کا اظہار کر دیا ہے کہ اس کے آگے اسم

معرفہ کا ذکر ہے۔ کیونکہ عبرانی میں "ھا" اسم معرفہ سے پہلے تحریر کی جاتی ہے (دیکھئے قاموس

الکتاب صفحہ ۶۳۶)

اسی ھا کے پیش نظر "گڈ نیوز بائبل فار ٹوڈے" میں "بکا" کی "بی" بڑے حرف سے تحریر کر کے

"بکا" کو اسم معرفہ ظاہر کیا گیا ہے۔ پس عبرانی اور انگریزی بائبل سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ

زبور ۸۴:۶ میں "وادی بکا" کا ذکر ہے اور یہی ترجمہ صحیح ہے۔

کیتھولک کے ترجمہ "خشک وادی" سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک

جس عبرانی لفظ کا ترجمہ "خشک" کیا گیا ہے وہ صحیح لفظ "بکا" ہی ہے کیونکہ مکہ معظمہ کی سرزمین

ناقابل کاشت اور ناقابلِ زراعت تھی اسی مناسبت سے اس کا نام "بکا" رکھا گیا اور قرآن

مجید میں مکہ معظمہ کا نام بکہ بھی مذکور ہے (سورہ آل عمران آیت ۹۶)

⑥ : حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک گیت کیتھولک بائبل میں یوں مذکور ہے۔

"اس کا منہ ازبس شیریں ہے اور وہ سراپا عشق انگیز ہے۔
اے یروشلم کے بیٹیو! میرا محبوب ایسا ہے۔ میرا پیارا ایسا ہے"

(نشید الاناشید ۵ : ۱۶)

پروٹسٹنٹ بائبل میں مذکورہ بالا مقام کو اس طرح پیش کیا گیا ہے۔

"اس کا منہ ازبس شیریں ہے ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے
اے یروشلم کی بیٹیو! یہ ہے میرا محبوب یہ ہے میرا پیارا

غزل الغزلات ۵ : ۱۶)

ان دونوں ترجموں میں عبرانی بائبل کے جس لفظ کا ترجمہ "عشق انگیز" کیا گیا ہے۔ درحقیقت اس لفظ کا یہ ترجمہ بالکل غلط ہے۔

جس عبرانی لفظ کا ترجمہ "عشق انگیز" کیا گیا ہے۔ وہ لفظ عبرانی بائبل میں یوں مرقوم ہے۔

"מחמדים"

م ، ح ، م ، د ، ی ، م

یعنی " محمدیم "

اس عبرانی لفظ کو سمجھنے سے پہلے ایک لازمی امر کو سمجھنا بہت ضروری ہے خدا کے بارے میں عبرانی لفظ یہ ہے۔

"אלהים"

"الف ، ل ، ہ ، ی ، م یعنی اُلوہیم"

پادری خیر اللہ لکھتے ہیں :

"غالباً عبرانی محاورے کے مطابق جمع کے صیغہ سے خدا کی ہستی کا احترام اور تعظیم مقصود ہے یہ خدا کی کاملیت کا اعتراف ہے"۔ (قاموس الکتاب ص۲۲)

نیز لکھا ہے۔

"استثناء ۶:۴" سن اے اسرائیل! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے ....." یہ اہل یہود کا کلمہ ہے جو "شمع" کہلاتا ہے، عبرانی میں اس کلمہ میں "خدا" کے لیے "الوہیم" آیا ہے۔ یہ لفظ صیغہ جمع میں ہے اس کا واحد "الوہ" ہے۔ یہودی اپنے عقیدے اور عام بول چال میں خدا کے لیے لفظ "الوہیم" ہی استعمال کرتے تھے" (ص ۲۳۳)

یعنی یہودی اللہ تبارک وتعالے کو ادب واحترام اور تکریم وتعظیم کے پیش نظر جمع کے صیغہ سے یعنی "الوہیم" کہتے تھے۔ مگر اس کا ترجمہ "جمع" نہیں بلکہ "واحد" ہی کیا جاتا ہے۔

بائبل کی پہلی کتاب پیدائش کے پہلے باب کی پہلی آیت کا تیسرا لفظ "الوہیم" ہے اس کا ترجمہ دوسری زبانوں میں یوں کیا گیا ہے۔

عربی بائبل ۱۹۵۶ء میں	"اللہ"
فارسی بائبل ۱۹۵۹ء میں	"خدا"
اردو بائبل ۱۹۸۷ء میں	"خدا"
انگریزی بائبل ۱۹۸۲ء میں	"GOD"
کیتھولک اردو بائبل ۱۹۵۸ء میں	"خدا"

مندرجہ بالا بائبل کے متفرق زبانوں میں لفظ الوہیم جو 'جمع' ہے اس کا ترجمہ واحد کیا گیا ہے۔ آمدم برسر مطلب!

لفظ "الوہیم" کی بابت جو کچھ بیان کیا گیا ہے بالکل اسی طرح لفظ "محمدیم" پر غور کیا جائے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ درحقیقت لفظ "محمد" عربی زبان کا لفظ ہے اور یہ اسم پاک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک صداقت وامانت سے بھرپور، روحانیت ونورانیت سے پُر نور اور نبوت ورسالت سے معمور تھی۔ اس لیے اس ادب واحترام کی وجہ سے اور اس تکریم وتعظیم کے پیش نظر عبرانی میں "یم" کا اضافہ کیا گیا۔ اسی وجہ سے مترجمین نے اس کا ترجمہ "عشق انگیز ہیں" نہیں بلکہ "عشق انگیز ہے" کیا اس سے یہ حقیقت خوب روشن ہو گئی کہ لفظ "محمد" عربی کا ہے اور یہ اسم مبارک ہادی دوجہاں فخر کون ومکاں اور پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔